حیا اور پردے کے تحفظ پر مبنی ایک مسلمان عورت کے لیے
مفید رسالہ

عورت کا برقعہ کیسا ہونا چاہیے؟

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پردہ عورت کے لیے انعامِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے، اسی پردے میں عورت کی عزت ہے، یہی عورت کی حیا کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ جو عورت پردہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی بے شمار نعمتیں عطا کرتا ہے، جن میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عورت سے راضی ہو جاتا ہے، ظاہر ہے کہ ایک مسلمان عورت کے لیے اس سے بڑھ کر نعمت اور خوشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ اس سے راضی ہو جائے۔

عورت سراپا پردہ ہے:

سنن الترمذی میں ہے:

١١٧٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «المَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ».

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”عورت سراپا پردہ ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے۔“

یعنی شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات پر ابھارے کہ وہ اس عورت کو دیکھ کر بد نظری اور دیگر گناہوں میں مبتلا ہوں۔

عورت کے لیے افضل جگہ:

اللہ تعالیٰ کو عورت کا پردے میں رہنا اتنا پسند ہے کہ عورت جتنا پردے میں رہتی ہے اور جتنا زیادہ اپنے آپ کو نامحرم مردوں سے چھپاتی ہے تو اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے، حتی کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”عورت تو پردے کی چیز ہے، جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی کونے میں ہو۔“ صحیح ابن حبان میں ہے:

٥٥٩٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا

خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا».

اس حدیث شریف میں صراحت سے یہ فرمایا گیا ہے کہ عورت تو پردے کی چیز ہےاور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی پوشیدہ حصے میں ہو، اس سے عورت کے لیے پردہ کرنے، پردے میں رہنے اور بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنے کی بڑی فضیلت واہمیت معلوم ہوتی ہے۔

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''عورت کے لیے صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کمرے میں نماز پڑھے، اور کمرے میں بھی زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کسی کونے (اور پوشیدہ جگہ) میں نماز ادا کرے۔''

سنن ابی داود میں ہے:

٥٧٠: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلاَةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلاَتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي بَيْتِهَا».

سبحان اللہ! نماز جیسی اہم عبادت میں بھی پردے کا خوب اہتمام کرنے کی فضیلت اس حدیث مبارک سے واضح ہو جاتی ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ:

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں بھی واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مقامات میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ بھی یہی ہے کہ عورت نام ہی حیا اور پردے کا ہے، اس لیے عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

جیسا کہ امام محدث بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَجماعُ مَا يُفَارِقُ الْمَرْأَةَ فِيهِ الرَّجُلُ مِنْ أَحْكَامِ الصَّلاَةِ رَاجِعٌ إِلَى السَّتْرِ، وَهُوَ أَنَّهَا مَأْمُورَةٌ بِكُلِّ مَا كَانَ أَسْتَرَ لَهَا.

(السنن الكبرى للبيهقي، باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

ترجمہ: مرد اور عورت کی نماز میں باہمی فرق کے تمام تر مسائل کی بنیاد ستر اور پردہ ہے، چنانچہ عورت کو نماز میں اسی طریقے کا حکم دیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو۔

دنیا میں نازیبا لباس پہننے پر شدید وعیدیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے اب تک نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے جن کے ذریعے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، (نا محرم مردوں کو) اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی (ان کی طرف) مائل ہوں گی۔۔۔۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی حالاں کہ جنت کی خوشبو تو اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے:

٥٧٠٤: حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلاَتٌ مَائِلاَتٌ، رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا».

2۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بعض عورتیں دنیا میں تو لباس پہنتی ہوں گی لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔

صحیح بخاری میں ہے:

١١٥- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا

أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ! أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ».

لباس پہننے کے باوجود ننگی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو لباس اس قدر چھوٹا ہوگا کہ اس میں ستر نہ چھپ سکے گا، یا اس قدر چست ہوگا کہ جس سے جسم کی ہیئت ظاہر ہوگی، یا تو اس قدر باریک ہوگا کہ جس سے جسم نمایاں ہوتا ہوگا، اس لیے اس حدیث میں موجود یہ شدید وعید ان تمام عورتوں کے لیے جو ایسا نامناسب لباس پہنتی ہیں۔

مردوں کی مشابہت اختیار کرنے پر لعنت کی وعید:

حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس آدمی پر جو عورت جیسا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنتی ہے۔

سنن ابی داود میں ہے:

٤١٠٠: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.

بد نظری کا ذریعہ بننے پر لعنت کی وعید:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہوتی ہے بد نظری کرنے والے پر اور اس (عورت) پر جو اپنے آپ کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

شعب الایمان میں ہے:

٧٣٩٩- عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ والْمَنْظُورَ إِلَيْهِ».

خوشبو لگا کر نامحرم مردوں کے پاس سے گزرنے پر وعید:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر (بد نظری کرنے والی) آنکھ زناکار ہے، اور جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تو ایسی عورت زناکار ہے۔

سنن الترمذی میں ہے:

٢٧٨٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ القَطَّانُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا» يَعْنِي زَانِيَةً.

ان تمام احادیثِ مبارکہ اور تفصیلات سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوجاتی ہے کہ اللہ کے نزدیک عورت کے لیے پردہ کرنا کس قدر پسندیدہ اور اہم ہے۔ اس لیے اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ جب عورت کسی ضرورت کے لیے گھر سے نکلے تو اس کو چاہیے کہ ایک تو مکمل پردے کے ساتھ باہر نکلے۔ دوسرا یہ کہ باہر نکلتے وقت ایسا برقعہ نہ پہنے جس سے اس کا پردہ نہ ہوتا ہو، حیا کی حفاظت نہ ہوتی ہو، اور جو مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرے، کیوں کہ جس طرح بے پردہ ہو کر نکلنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اسی طرح فیشنی اور چست برقعہ پہن کر باہر نکلنا بھی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ افسوس کہ آجکل بہت سی خواتین زیب وزینت والے فیشنی اور چست برقعے پہنتی ہیں جن سے پردے کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے جو کہ ایک مسلمان عورت کی شان نہیں ہو سکتی۔

اس تمہید کے بعد برقعے کی شرائط بیان کی جاتی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ کون سا برقعہ پہننا جائز ہے اور کون سا ناجائز۔

برقعہ کی شرائط واوصاف:

- برقعہ انتہائی سادہ ہو، اس میں نقش ونگار اور زیب وزینت نہ ہو، اور نہ ہی ایسا رنگ ہو جو جاذبِ نظر ہونے کی وجہ سے مردوں کی توجہ کا سبب بنے۔
- برقعہ چست نہ ہو کہ اس سے جسم کی ہیئت اور نشیب وفراز ظاہر ہو، بلکہ ڈھیلا ڈھالا ہو، جس سے جسم نمایاں نہ ہوتا ہو۔
- برقعہ باریک نہ ہو جس سے جسم یا جسم کا لباس ظاہر ہوتا ہو، بلکہ وہ اس قدر موٹا ہو جس سے جسم اور اس کا لباس نظر نہ آئے۔
- برقعہ اس قدر بڑا ہو جس میں جسم اچھی طرح چھپ جائے۔

- برقعہ مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو، اسی طرح کافروں یا دین بیزار عورتوں کے فیشنی برقعے کے مشابہ بھی نہ ہو، کیوں کہ ان لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
- برقعے پر مہکنے والی خوشبو بھی نہ لگائی جائے، جو کہ مردوں کے لیے فتنے کا سبب بنے۔

مسلمان عورتوں کے ایمان اور حیا کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ایسے برقعے پہننے کا اہتمام کریں جن میں مذکورہ بالا شرائط پائی جاتی ہوں، جیسا کہ بعض علاقوں میں ٹوپی والے برقعے رائج ہیں، جن میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایسے برقعے پہننا جو نقش ونگار والے ہوں، جاذبِ نظر ہوں، چست یا باریک ہوں، جس سے جسم نمایاں ہوتا ہو تو واضح رہے کہ یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی خواتین کو ایسے ناجائز برقعوں سے منع کر کے جائز برقعے پہننے کا پابند بنائیں۔

○ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مزیّن برقعے پہن کر نکلنا بھی ناجائز ہے:

امام جصاص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب زیور کی آواز تک کو قرآن نے اظہارِ زینت میں داخل قرار دے کر ممنوع کیا ہے تو مزیّن رنگوں کے برقعے پہن کر باہر نکلنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا۔

(معارف القرآن ۶/ ۴۰۶، ۴۰۷)

○ روح المعانی سورۃ النور آیت ۳۱ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ثم اعلم أن عندي مما يلحق بالزينة المنهي عن إبدائها ما يلبسه أكثر مترفات النساء في زماننا فوق ثيابهن، ويتسترن به إذا خرجن من بيوتهن وهو غطاء منسوج من حرير ذي عدة ألوان، وفيه من النقوش الذهبية أو الفضية ما يبهر العيون، وأرى أن تمكين أزواجهن ونحوهم لهن من الخروج بذلك ومشيهن به بين الأجانب من قلة الغيرة.

مبین الرحمٰن
نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
03362579499